رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ٥

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

# الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام مسیح موعود)

## فہرست مضامین





جلد ۶ | ۱۷-۱ اگست ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۹ ۔ ذیقعد ۱۳۳۶ھ | نمبر ۱۴

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس وقت تک جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضور ۱۷ تاریخ ڈلہوزی سے روانہ ہو کر ۱۸ کو دار الامان رونق افروز ہونگے۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے ہاں خدا کے فضل وکرم سے ۱۵ تاریخ کو دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت ام المومنین اور تمام خاندان مسیح موعود کو مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو والدین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔ اور لمبی عمر عطا کرے۔

آمین۔

## شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ

تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی و عاجزی و خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

# اخبار احمدیہ

## موضع گوڑیالہ کا جلسہ

اس جگہ ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تجویز ہوئے تھے۔ لیکن ان کے بیمار ہو جانیکی وجہ سے جناب حافظ روشن علی صاحب بھیجے گئے۔ مگر کسیقدر افاقہ ہونے پر جناب مولوی غلام رسول صاحب ان سے بھی پہلے تشریف لے گئے جنہوں نے حافظ صاحب کے پہنچنے سے پہلے دو روز تک صداقت مسیح موعود پر گفتگو کی اور ایک شخص نے بیعت کی۔ اس کے بعد غیر احمدی مولوی نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اور بالآخر بڑا زور دینے پر دو روز کے وقفہ کے بعد تیسرے روز صرف ایک گھنٹہ بحث کی اور پھر کسی مسئلہ پر بھی بحث کرنے سے انکار کر دیا۔

رات کو جناب حافظ روشن علی صاحب کا پبلک لیکچر ہوا۔

## کوائف بنگال

جناب مولوی سید عبدالواحد صاحب احمدی مبلغ اپنی ماہوار تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں اس مہینہ میں بحکم ربانی اس ملک پر بڑی بڑی آفتیں وارد ہوئیں۔ اول ایک زلزلہ ایسا سخت وارد ہوا۔ کہ کبھی ایسا زلزلہ نہیں آیا۔ پختہ عمارات و دوکانات اور دیواریں قریبًا کل کو نقصان پہنچا بہت سی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ مگر بفضل خداوند ذوالجلال احمدیوں کا اگرچہ کسی قدر مالی نقصان ہوا ہے۔ لیکن جانیں سلامت ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بعض بعض احمدی اگرچہ معرض ہلاکت میں گھر بھی گئے تھے۔ مگر خدا کے کرشمۂ قدرت کے ہم نثار ہیں۔ کہ کس کس ترکیب سے اللہ تعالیٰ نے انھیں بچا لیا ہے۔ بڑے زلزلہ کے بعد دس پندرہ دن تک خفیف خفیف زلزلے اکثر ہوتے رہے۔ جن سے لوگ خائف و ترساں رہے بعد اس صدمہ کے پانی خلاف معمول بڑھنے لگا۔ جس سے فصل دھان وغیرہ کا جو بالکل تیار تھی سخت نقصان ہوا۔ کھانے پینے کی چیزیں بہت کم میسر آتی ہیں۔ اور جو ملتی ہیں اس قدر گراں ہیں کہ الاماں ایک صاحب منشی فیض الدین سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔

## درخواست دعا

برادر مولوی محمد امین صاحب بلوچستان کی اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

## نماز جنازہ

برادر صدیق احمد صاحب لودھران سے ایک نو احمدی خاتون کے فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ انا للہ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

## ولادت

جناب سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم ملتان کے ہاں ۸۔ اگست کو اور برادر محمد الطاف صاحب نمبردار ترناب ضلع پشاور کے ہاں ۵۔ اگست کو اولاد نرینہ پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

## نظم

### کیوں ہمیں "الفضل" سے اتنی محبت ہوگئی

(از حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری)

کیوں ہمیں "الفضل" سے اتنی محبت ہوگئی۔
کیا نہاں اس میں کسی دلبر کی صورت ہوگئی

جب یہ آیا سامنے ایمان تازہ ہوگیا
روح کو فرحت ملی دل کو مسرت ہوگئی

کفر کو اور شرک کو پامال اس نے کر دیا
منہدم کفار کی ساری عمارت ہوگئی

زلزلہ گور نظامی میں اسی سے پڑ گیا
کرکری شیخی ہوئی نزائی کرامت ہوگئی

آریہ۔ اہلحدیث و چکڑالوی۔ پرکاش کی
خوب اس اخبار سے ظاہر حقیقت ہوگئی

دوست اس کی قدر سمجھیں اسکو منگوائیں ضرور
حیف ہے صد حیف ہے۔ جو سستی بہت ہوگئی

عملۂ "الفضل" بیشک قابلِ تعریف ہے
ظاہر اس کے کام سے اسکی لیاقت ہوگئی

## حضرت خلیفۃ المسیح کی سالانہ جلسہ کی تقریریں

انشاء اللہ چند دن تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالانہ جلسہ ۱۹۱۷ء کی تقریریں عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ بہت عمدہ کاغذ پر چھپکر شائع ہو جائینگی۔ جن کی قیمت فی کاپی ۱۲؍ ہوگی۔ احباب بہت جلد خریداری کی درخواستیں میرے پاس بھیجدیں۔

خاکسار ایڈیٹر "الفضل"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم


# الفضل

قادیان دارالامان ۷ اگست ۱۹۱۸ء


## مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق احمدی جماعت کا فرض


از جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے


میں ایک عرصہ دراز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں (جو حضور نے ڈلہوزی سے مجھے بھیجا ہے) آپ کو مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

یہ کوئی مخفی امر نہیں۔ کہ اس مدرسہ کو حضرت مسیح موعود نے ایک خاص تحریک کے ماتحت جاری فرمایا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ کہ یہ مدرسہ جو ایک معمولی پرائمری سکول کی صورت میں جاری کیا گیا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کامیاب ہائی سکول ہے۔ اس مدرسہ میں جماعت کے سینکڑوں بچوں نے تعلیم پائی۔ اور ان میں سے بہت بڑی تعداد دنیا کی زندگی کے مختلف شعبوں میں کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور دینی حیثیت سے انگلستان اور ماریشس کے مشنری قاضی عبد اللہ صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب بھی اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ اور چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے جو کام کر رہے ہیں۔ وہ بھی کوئی پوشیدہ بات نہیں یہ واقعات میں نے مدرسہ کی عظمت اور اس کے نتائج کی عمدگی کے لئے پیش کئے ہیں۔ یہ مدرسہ دراصل آئندہ نسلوں میں احمدیت کی سچی روح پیدا کرنے اور موجودہ نسلوں کو ان بد اثرات سے بچانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جو مذہبی تعلیم کے بغیر نوجوانوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

قادیان کے ہائی سکول کی جو خصوصیتیں ہیں وہ دوسرے اسلامی سکولوں سے بھی امتیاز رکھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح یا آپ کے ارشاد کے ماتحت دوسرے بزرگوں مثلاً حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سلمہ کے درس قرآن کریم اور جمعہ کے خطبات اور مختلف دینی تحریکوں اور تقریروں میں شامل ہونے سے طلباء میں مذہبی روح اور پھر عملی روح پیدا ہوتی ہے اس لئے احمدی جماعت کے ہر فرد کا جو صاحب اولاد ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو جبکہ وہ قابل تعلیم ہو جاوے۔ قادیان کے تعلیم الاسلام سکول میں داخل کرے۔ اس مقصد کے لئے ایک عظیم الشان بورڈنگ کھولا گیا ہے۔ جس کی اخلاقی تربیت اور نگہداشت کو غیر قوموں نے بھی رشک کی نظر سے دیکھا ہے۔ بورڈنگ کے طلباء کی مذہبی تعلیم و تربیت کی خصوصیت سے نگرانی کی جاتی ہے۔ لیکن مدرسہ کے اجرا کی جو غرض اور اس کے جو فوائد ہیں۔ وہ پوری اور عام نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہر ایک احمدی بھی اپنے لئے یہ لازمی قرار نہ دے دے کہ ہر حالت میں اس کے بچے قادیان میں تعلیم پائیں۔ یہ بچے جو قادیان میں رہتے ہیں۔ اپنے والدین کے لئے ہمیشہ دعا کی ایک تحریک ہوتے ہیں۔ جن دوستوں کے بچے یہاں پہلے سے پڑھتے ہیں۔ وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اپنی جماعت میں تعلیم کو اور مفید تعلیم کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے حضور نے پرائمری سکولوں کا ایک وسیع سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ ان سکولوں کے اجرا میں بھی زیادہ تر یہی بات ہے۔ کہ وہ بچے جب پرائمری تعلیم سے فارغ ہوں۔ تو قادیان میں آ سکیں۔ اور جو پرائمری کی تعلیم کا کورس بھی قادیان میں پورا کریں۔ وہ تو بڑے ہی خوش قسمت ہیں۔

اس لئے میں احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس غرض کو جو مدرسہ کے اجراء سے تھی۔ پوری کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق اپنے فرض کا احساس کریں۔ اور اگر ان کے بچے قابل تعلیم ہیں۔ تو بجز خاص معذوریوں کے کسی دوسری جگہ اپنے بچوں کو نہ بھیجیں۔ بلکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرائیں۔ اگر خالص مذہبی تعلیم کو مقدم کرنا چاہیں تو اس کے لئے بھی قادیان کا مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کی یادگار موجود ہے۔ ہر حالت میں احمدی جماعت کی تعلیم کا مرکز قادیان ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ قادیان کے اخراجات کا سوال والدین کو بعض اوقات اسکول سے فائدہ اٹھانے سے روکدے۔ یہ سچ ہے۔ کہ گھر میں اخراجات کا کوئی خاص حصہ بچوں کے لئے الگ نہیں کرنا پڑتا یہاں باقاعدہ اس کے ماہواری اخراجات بھیجنے پڑیں گے۔ مگر میرے دوستو۔ اولاد کو ان قیمتی فوائد سے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ محض چند سکوں کے خوف سے محروم کرنا قتل اولاد کے برابر ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لا تقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق

رزق کی تنگی کے خوف سے قتل اولاد کے عام طریقوں کے علاوہ یہ قتل اولاد سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ کہ ایک باپ محض اس تنگی کے خوف سے کہ اس کے کھانے پینے اور تعلیمی ضروریات کے لئے روپیہ نہیں مل سکیگا اولاد کو علم اور پھر دینی علم اور پاک صحبت سے محروم کر دے۔ اور پھر دوسرے سکولوں میں کچھ نہ کچھ خرچ کر کے بھی اولاد کو ایسے راستہ پر ڈال دے جو قرۃ العین کا موجب نہ ہو۔

دوستو! یہ دنیا کی فانی دولت اور ہاتھ کی میل جو روپے کی شکل میں مال سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اگر اولاد کی آئندہ بہتری اور پاک تربیت میں خرچ ہوگی

تو تمھارے لئے حسنات الدارین کا ذریعہ ہوسکتی ہے مجھے ضرورت نہیں کہ میں زور دار الفاظ میں آپ کو تحریک کروں۔ جس طرح سلسلے کی دوسری خصوصیات کو قائم رکھنا آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں اسی طرح آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ اپنے بچوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کریں۔ میں یہ چٹھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت آپ کو بھیجتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ ارادت و اخلاص جو آپ کو اس سلسلہ سے ہے اور وہ پاک جذبات جو آپ اپنی اولاد کے لئے رکھتے ہیں۔ اور وہ جوش جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کے دل میں ہے۔ اس چٹھی کے پڑھ لینے کے بعد آپ کو مجبور کرے گا کہ ایک آن کے لئے بھی آپ پسند نہ کریں کہ آپ کی اولاد کسی دوسری جگہ تعلیم پائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں اس پاک تحریک کا اپنے ملائکہ کے ذریعہ نشو و نما کرے آمین

آپکا اتنا ہی فرض نہیں کہ آپ اپنے بچوں کو یہاں بھیجدیں بلکہ دوسرے احباب کو بھی تحریک کریں اور مجھے جواب دیں کہ آپنے اس تحریک پر کیا کارروائی کی۔ تاکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کرسکوں۔ جو آپکے لئے اور ہم سب کے لئے ایک خاص دعا کی محرک ہوگی والسلام

## ایک وید کے ماہر پنڈت کی ضرورت

آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ کہ صفحہ عالم پر صرف وید ہی الہامی کتاب ہیں۔ اور انھیں کی تعلیم پر عمل کرنا تمام دنیا کا فرض ہے۔ لیکن باوجود اتنے بڑے دعوے کے ویدوں کو پردوں میں چھپا کر رکھنے اور ان کی تعلیم سے دوسروں کو آگاہ نہونے دینے کی جو کوشش یہ لوگ کرتے ہیں۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ چونکہ وید ایک ایسی زبان میں ہیں جس کے جاننے والے آریوں میں بھی شاذ و نادر ہی ہیں۔ اس لئے ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار آریہ دوستوں سے بڑے ادب کے ساتھ ویدوں کا اردو ترجمہ شائع کرنے کی درخواست کی جاچکی ہے۔ لیکن تا حال صدائے برنخواست کا معاملہ ہے۔ ان لوگوں کی آسودہ حالی اور دولتمندی کو مدنظر رکھ کر یہ تو کہا نہیں جاسکتا۔ کہ ویدوں کا ترجمہ شائع کرنے میں اخراجات کا سوال روک ہے اس لئے لامحالہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ ویدوں میں

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے متعلق یہ تو کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا کی ہدایت انھیں میں ہے۔ لیکن ان کو پیش نہیں کیا جاتا۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوئی راہ نہیں بتلائی جاتی۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ اگر کوئی اپنا روپیہ اپنا دماغ اور اپنا وقت خرچ کرکے سنسکرت کو اس لئے سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ وید مقدس کی تعلیمات سے بہرہ مند ہو۔ تو نہ صرف اسی کسی قسم کی مدد نہیں دی جاتی ہے۔ بلکہ اسے محروم رکھنے کی پوری پوری سعی کی جاتی ہے جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ حال میں سکرٹری صاحب ترقی اسلام قادیان نے اپنے ہاں سنسکرت کی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے اخبار پرکاش میں قیمتاً مندرجہ ذیل اشتہار شائع کرایا کہ

"ایک شاستری پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو سنسکرت لکھ اور بول سکتا ہو۔ ویدوں اور دوسرے تمام علوم متعلقہ ویدوں کا ماہر ہو۔ بے تکلف اردو میں سنسکرت سے ترجمہ کرسکتا ہو۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائیگی۔"

یہ اشتہار آریوں کے اخبار "مسافر آگرہ" کو اس قدر ناگوار گذرا ہے۔ کہ اس نے پرکاش کو ہی اشتہار شائع کرنے کی وجہ سے مورد طعن و تشنیع نہیں بنایا۔ بلکہ ہمارے متعلق بھی لکھا ہے۔ کہ

"اب مرزائیوں کو سوجھی ہے۔ کہ وہ خود اپنے اندر سے تو کوئی سنسکرت داں پیدا نہیں کرسکے۔ لہذا اپنی انجمن اسلامیہ کے ماتحت کسی شاستری پنڈت کو ملازم رکھ کر اس سے ویدوں و شاستروں کے غلط سلط ترجمے کراکر ویدک دھرم کے متعلق دنیا میں غلط فہمی پھیلائی جائے۔"

ہمارے اشتہار سے "مسافر آگرہ" نے جو نتیجہ نکالا ہے اس کے لئے وہ معذور ہے۔ کیونکہ وہ خود لکھ چکا ہے کہ

"آریہ سماج میں سمپورن ویدوں کا ایک بھی گیانا (ماہر) موجود نہیں ہے۔"

مسافر۔ ۲۳- مارچ ۱۹۱۸ء

پس جبکہ تمام آریہ سماج میں ایک بھی شخص ویدوں کا ماہر نہیں ہے تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ سکرٹری صاحب ترقی اسلام کو کوئی ایسا شخص مل سکے جس میں ان کے اشتہار کی یہ شرط پائی جائے کہ

"ویدوں اور تمام علوم متعلقہ ویدوں کا ماہر ہو"

اس صورت میں یہی ہوگا کہ اگر کوئی شخص ملا تو وہ بقول "مسافر آگرہ" "ویدوں اور شاستروں کے غلط سلط ترجمے" کیا کریگا۔ اگر تمام آریہ صاحبان "مسافر آگرہ" کے ساتھ اس بات میں متفق ہیں۔ کہ آریہ سماج میں ویدوں کا ماہر ایک شخص بھی نہیں۔ تو ہم سکرٹری صاحب ترقی اسلام کو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ آریہ سماج میں کسی ویدوں کے ماہر کو تلاش کرنے کی بجائے کسی اور حلقہ میں کوشش کریں۔ لیکن اگر نہیں تو ہم آریہ صاحبان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ جیسا کہ اشتہار میں درج ہے وہ کسی ایسے شخص کو ہمارے ہاں بھجوا دیں جو ویدوں کا پورا پورا ماہر ہو۔ اور ان کا غلط سلط ترجمہ نہ کرتا ہو۔ تاکہ آپ لوگوں کو یہ اطمینان ہوجائے۔ کہ اس سے ویدوں اور شاستروں کے غلط سلط ترجمے کراکر ویدک دھرم کے متعلق دنیا میں غلط فہمی نہ پھیلائی جائیگی۔ اور چونکہ ویدوں کی تعلیم کا سکھانا آپ لوگوں کا اولین فرض ہے اس لئے جہاں اپنے میں سے قابل ترین ویدوں کا ماہر ہمارے ہاں بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔ وہاں

اس کی تنخواہ بھی اپنے ذمہ لی جائے۔ لیکن اگر ویدوں کی تعلیم سکھلانے پر نقد معاوضہ ہی لینا ہے۔ تو اس کے دینے کے لئے بھی ہم حاضر ہیں۔ ہاں اتنا ہی جتنا کہ ہم دے سکتے ہیں۔ اس لئے ہم جو کچھ پیش کریں۔ اسی کو بخندہ پیشانی قبول کر لیا جائے۔ نہ کہ معاوضہ کی کمی بیشی کو ویدوں کی تعلیم سے ہمیں محروم رکھنے کی وجہ قرار دے لیا جائے۔

پس ہم آریہ صاحبان کے بہت ممنون ہونگے۔ اگر وہ کوئی ایسا شخص جو ویدوں کا ماہر ہو اور جس کی ویددانی پر انہیں پورا پورا اعتماد ہو ہمارے ہاں بھیج دیں گے۔ ورنہ سمجھ لیا جائیگا کہ "مسافر آگرہ" کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ آریہ سماج میں ویدوں کا ماہر ایک شخص بھی نہیں۔

## اصولی بحث اور "درثمین" کے اشعار

آریہ اخبارات نے "درثمین" کے خلاف جو ہنگامہ برپا کیا۔ اور اس پر جس قدر اعتراضات کئے ان کے نہایت معقول جواب دیدیئے گئے۔ اور نہ صرف ایک بار بلکہ متعدد بار۔ اب اگر آریہ سماجی اخبارات حق پسند ہوتے تو انہیں اپنے تمام اعتراضات واپس لینا چاہئیں تھے۔ لیکن ہمیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ تعصب اور ہٹ پر اس طرح قائم ہیں۔ کہ صداقت کو ٹھکرا دینا ان کے نزدیک بہت ہی معمولی بات ہے۔

"درثمین" میں کیا ہے؟ الفضل کی متعدد اشاعتوں میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس میں جو کچھ ہے۔ وہ آریہ سماج کی مذہبی کتب کی رو سے بالکل سچ اور درست ہے۔ اب بجائے اس کے کہ اس کا ہم سے ثبوت مانگا جاتا اُلٹا یہ کہا گیا ہے۔ کہ "درثمین" میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ سچائی ہے۔ لیکن اس سچائی کو پیش کرنا بھی حماقت ہے۔ چنانچہ "مسافر آگرہ" لکھتا ہے۔ کہ

"ایسی صورت میں سچائی کو بطور ڈیفنس پیش کرنا کتنی بڑی حماقت ہے"

ان الفاظ کو پڑھ کر ہم حیران ہیں۔ کہ "مسافر آگرہ" نے کس عقل سے کام لیکر سچائی کو بطور ڈیفنس پیش کرنیکا نام حماقت رکھا ہے۔ کیا اگر سچائی کو پیش کرنا حماقت ہے۔ تو جھوٹ کو پیش کرنا عقلمندی اور دانائی ہے۔ یہ دانائی آریہ اخبارات کو ہی مبارک رہے۔ ہم تو سچائی کو پیش کرنا ہی عقلمندی سمجھتے ہیں۔ اس لئے "درثمین" میں آریہ سماج کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ اسی بات کو مدنظر رکھ کر کہا گیا۔ اب اگر آریہ صاحبان اس سچائی کے سننے کی بھی تاب نہیں رکھتے۔ جو انہیں کی کتب کی بنا پر پیش کی گئی ہے۔ تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ وہ پہلے اپنی کتابوں کا کوئی انتظام کریں۔ اور پھر "درثمین" کے خلاف آواز اٹھائیں۔ کیونکہ ہم متعدد بار لکھ چکے ہیں کہ آریہ سماج کی تعلیم اور صحیح واقعات کے خلاف کوئی بات "درثمین" میں نہیں ہے۔ اور اس کا ہر قسم ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔

پھر جبکہ "آریہ مسافر" کو بھی اقرار ہے۔ کہ ہماری طرف سے سچائی بطور "ڈیفنس" پیش کی گئی ہے۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس سے بڑھ کر "درثمین" کے متعلق ہم کونسا اصولی جواب دے سکتے ہیں۔

ہم تو ابتدا سے ہی باآواز بلند کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اگر آریہ اخبارات اجازت دیں تو ہم لفظ لفظ کی تصدیق میں جو آریوں کی نظر میں قابل اعتراض ہیں آریہ سماج کی مذہبی کتب اور صحیح واقعات کو پیش کریں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ آریہ صاحبان اس طرف تو آتے نہیں اور یہ لکھ کر اپنا دل خوش کر لیتے ہیں۔ کہ درثمین کا کوئی اصولی جواب نہیں دیا جاتا۔ اور جبکہ بقول "آریہ مسافر" ہمارا سچائی کو بطور ڈیفنس پیش کرنا حماقت کا ارتکاب کرنا ہے۔ تو اس طرف ان کے آنے کی کوئی امید ہی نہیں رہی۔ یہ تو "درثمین" کے اعتراضات کے جواب میں ہماری اصولی بحث ہو۔

## پیام ملفوظات مسیح موعودؑ کو باحوالہ نقل کیا کریگا

"حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات" کے عنوان سے "پیام صلح" میں جو مضامین نقل ہوتے ہیں۔ ان کے بلاحوالہ نقل کرنے کے متعلق ہم نے آواز اٹھائی تھی اور حوالہ نہ دینے کے نقائص اور عیوب پیش کئے تھے۔ اگرچہ وہ اتنے بڑے تھے۔ کہ پیام صلح کو پہلی ہی بار انہیں مدنظر رکھ کر آئندہ حوالہ کے ساتھ نقل کرنا شروع کر دینا چاہئے تھا۔ تا ہمیں دوبارہ کچھ لکھنے کی ضرورت نہ رہتی۔ لیکن ایسا نہ کیا گیا۔ تاہم خوشی کی بات ہے۔ کہ پیام نے کسیقدر ٹال مٹول اور لیت ولعل کرنے کے بعد ہمارے ۲۰ اگست کے لیڈنگ آرٹیکل کے جواب میں اقرار کر لیا ہے کہ

"اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔ کہ ان تقاریر کے ہم حوالہ دیا کریں۔ ہمارا اس میں کوئی نقصان نہیں"

چنانچہ اسی پرچہ میں "ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ" کے زیر عنوان جو تقریر نقل کی ہے اس کے متعلق لکھ دیا ہے۔ کہ

"۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم سے لی گئی ہے"

امید ہے پیام صلح اپنے مندرجہ بالا اقرار پر قائم رہیگا۔ اور آئندہ "ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ" کے نیچے شائع ہونے والے ہر ایک مضمون کا ضرور حوالہ دے دیا کریگا۔ چونکہ اس طرح کرنے پر ان خطرات کے رونما ہونے سے گونہ اطمینان ہو جائیگا۔ جن کی طرف ہم نے اپنے مضامین میں توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ہم پیام صلح کا ایک ایسی بات کے مان لینے پر جس کے ماننے میں اس کے قول کے مطابق اس کا کوئی نقصان نہیں شکریہ ادا کرتے ہیں۔

## روزہ عبودیت کا سرٹیفکیٹ ہے

ازمولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب
مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۸ء

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ..... الی .... لعلھم یرشدون (۲-۱۸۱ و ۱۸۳)

عیدیں دنیا میں ہوتی ہیں۔ اور ہر قوم میں کچھ خوشی کے دن ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو وہ جدا جدا ناموں سے یاد کرتی ہے۔ ان ایام میں ہر ایک قوم کے لوگوں نے کچھ اغراض رکھے ہیں۔ جن کے لئے وہ جمع ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی چند آئتیں جو میں نے اس وقت تلاوت کی ہیں۔ ان میں خاصکر خدا تعالیٰ نے اس عید کا منشا بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ عید کیوں اسلام میں رکھی گئی ہے۔

### ماہ رمضان کی فضیلت

میں نے اپنے جمعے کے بعض خطبوں میں بیان کیا تھا کہ رمضان ایک بابرکت مہینہ ہے۔ جس کے اندر بہت سی خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ اس میں جو برکات رکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی کہ اس میں قرآن جیسی عظیم الشان کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی گویا اس ماہ میں خدا کا قرب انسان سے اس قدر زیادہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے پاک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ فرمایا واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس مہینہ میں میری عبادت کرتے ہیں۔ بالخصوص ان کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ ان تمام باتوں کے اسوا روزہ فی حد ذاتہ بڑی کمال کی بات ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ الصوم لی و انا اَجزِیْ بہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا۔ چونکہ سب عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جیساکہ التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات میں اظہار کیا جاتا ہے۔ اور ان سب کا بدلہ بھی وہی دیگا۔ اس لئے اس حدیث کے معنوں میں بہت مشکل پیش آئی ہے۔ یہاں تک کہ بعضوں نے اس کو اس طرح پڑھا ہے۔ الصوم لی انا اُجْزیٰ بہ روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ ہونگا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ اور عبادات تو انسان کے کسی فعل یا خاص چیز کو اللہ کے لئے ثابت کرتی ہیں۔ لیکن روزہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ خود بھی اور اس کی اولاد بھی اور اس کا سب کچھ بھی اللہ ہی کے لئے ہے۔ (جیساکہ آگے میں بتاؤنگا) گویا بلفظ دیگر یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ غلام اور عبد ہے۔ اور خدا وند تعالیٰ اس کا مالک ہے۔ اور غلام اگر سچا غلام ہے۔ تو پھر اس کا بدلہ خود آقا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اور جو چیز بھی اس کو دیتا ہے۔ وہ پھر آقا ہی کی ملکیت ہوجاتی ہے۔ تو پھر آقا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو غلام کو ملتی اور اس کے پاس رہتی ہے۔ پس اسی خصوصیت کی وجہ سے الصوم لی فرمایا اور اس کے بدلہ میں وانا اجزیٰ بہ فرمایا ہے۔

### خدا کے لئے سب کچھ قربان کرنیکا ثبوت

انسان کی جس قدر چیزیں ہیں وہ سب خدا کی ہیں۔ خواہ جان ہو۔ مال ہو۔ عزت ہو۔ اولاد ہو۔ غرض جو چیز انسان کی ہے۔ وہ سب درحقیقت خدا کی ہے۔ کیونکہ عبد اور غلام اپنے اس مال کا مالک نہیں ہوتا۔ جو وہ حاصل کرتا ہے۔ بلکہ اس کا مال اس کی اولاد۔ حتیٰ کہ وہ خود بھی اپنے آقا کا مِلک ہی ہوتا ہے۔ اور جان بھی بطور امانت خدا نے انسان کے سپرد کی ہے۔ اس کے متعلق فرمایا ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا کہ امانت امانت والوں کو واپس دو امانت دو طور پر ادا ہوتی ہے۔ اول یہ کہ عندالطلب امانت رکھنے والے کو واپس دی جائے۔ دوم یہ کہ امانت رکھنے والا بتادے۔ کہ اس کو فلاں فلاں جگہ پر صرف کردو۔ اور الٰہی امانت کی ادائیگی از قسم ثانی ہے۔ مگر یہ سب امانت کس طرح حضور الٰہی میں پیش کرسکتے ہیں جب کہ ہم میں سے بہتوں کو ایسا موقعہ ہی کم مل سکتا ہے۔ کہ صحابہ کی طرح جان دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کی طرح خدا کی راہ میں سارا مال خرچ کریں وغیرہ وغیرہ اس لئے خدا نے اس کے لئے کچھ طریق رکھے ہیں اگر ان طریقوں پر عمل کرے تو وہ اس کے لئے ثبوت ہوجائیں گے۔ کہ اگر اس کو موقعہ ملتا۔ تو ضرور یہ سب کچھ صرف کردیتا۔ اور ان طریقوں یا بلفظ دیگر ان ثبوتوں میں سے ایک روزہ ہے۔ اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جو کہ عبودیت اور غلامی کو ظاہر کرتی ہیں۔ دوم وہ جو کہ عاشقانہ فدائیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ پہلی قسم میں سے روزہ ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور دوسری قسم سے حج اعلیٰ پایہ کی عبادت ہے۔

غلام کی ہر ایک چیز اس کے آقا کی ہوتی ہے۔ اپنی اولاد پر کوئی اختیار ہو نہ مال پر اس کا کوئی تصرف ہوتا ہے۔

آپ نے سنا ہوگا۔ اللہ جانے تاریخ سے کہاں تک اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ سلطان محمود غزنوی کا ایک غلام ایاز تھا۔ بادشاہ اس کی بہت قدر ومنزلت کرتا تھا۔ لوگ اعتراض کرتے تھے۔ ایک دن بادشاہ

نے آزمائش کرنی چاہی - جواہرات کا ایک صندوق تڑوا دیا - تمام امراء ان جواہرات کو جمع کرنے میں مصروف ہو گئے - بادشاہ خود گھوڑے کو دوڑا کر دور لیگیا - پیچھے مڑکر دیکھا تو ایاز کے سوا اور کوئی ساتھ نہ تھا - بادشاہ نے پوچھا ایاز دوسرے تو مال جمع کرنے میں مصروف ہیں - تم کیوں وہاں نہ رہے - ایاز نے جواب دیا - اصل دولت تو میرے پاس ہے - مجھے اس مال کی کیا ضرورت اگر آپ مجھ سے راضی ہوں تو پھر میرے لئے کسی مال کی کیا ضرورت ہے - اسی طرح ایک دوسرے موقعہ پر بادشاہ نے امرا کو نہایت قیمتی جواہرات دیکر حکم دیا کہ ان کو توڑ ڈالو - امرا نے کہا بادشاہ کے دماغ میں خلل آگیا ہے - لیکن ایاز نے فوراً یہ حکم پاتے ہی جواہر کو توڑ ڈالا - اور کہا کہ اگر یہ جوہر قیمتی ہے تو میرے بادشاہ کا حکم اس سے بہت ہی قیمتی ہے -
یہ ایک بات تھی لیکن ایاز کی وفاداری کا یقین بادشاہ کو ایسا ہوا کہ محمود کو ایاز کا عاشق کہا جاتا ہے ایاز نے اپنی غلامی کا ثبوت دیدیا - اس کی عبودیت میں شک نہیں ہو سکتا -

اسی طرح روزہ انسان کے لئے ہے - کھانا پینا اور اپنی عورت سے صحبت - یہ تین چیزیں ہیں جن سے طلوع صبح سے لیکر غروب آفتاب تک بچنے کو شریعت میں روزہ کہتے ہیں - اور انسان کا بقاء شخصی کھانے اور پینے پر موقوف ہے - اور اس کا بقاء نوعی و نسلی علاوہ ان دو کے اپنی زوجہ کی صحبت پر مبنی ہے - انسان ان تینوں چیزوں کو خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق ایک وقت خاص تک بالکل چھوڑ دیتا ہے - اور روزے کی حالت میں اکثر یہ وقت آتا ہے - کہ گمان غالب ہوتا ہے - کہ میں شام تک نہیں پہنچ سکونگا - چنانچہ میں اور جناب سید عبدالستار شاہ صاحب کابلی اس رمضان میں ایک دعوت میں اکٹھے ہوئے - تو انھوں نے اپنی حالت کا ذکر کیا کہ ظہر کے بعد مجھے یقین ہو جاتا ہے - کہ آج شام تک نہیں پہنچ سکتا - مگر خدا پہنچا دیتا ہے - پھر اسی وقت یہ خیال ہوتا ہے - کہ اب کل کا روزہ تو کسی طرح نہیں رکھا جا سکتا - مگر سحری تک طاقت آجاتی ہے - اس لئے روزہ رکھ لیتا ہوں - تو میں نے بتایا ہے - کہ کھانا پینا - اور صحبت یہ تینوں چیزیں - روزہ میں منع ہیں - اور یوں بھی روزہ کا اثر شہوانی قوی پر پڑتا ہے -

حدیث شریف میں آیا ہے - کہ بعض صحابہ کی بوجہ غربت شادی نہیں ہوئی تھی - اور ابتلاء کے خوف سے انھوں نے اپنی اس قوت کو ہی مٹا دینے کی آنحضرت سے اجازت چاہی - تو آپ نے ان کو روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا - اور فرمایا الصوم له وجاء کہ روزہ شہوت کے مقابلہ ڈھال کا کام دیگا - جب کام انسان خدا کے لئے اور اپنی عبودیت کے اظہار کے لئے کرتا ہے اور اس امر کی شہادت مہیا کرتا ہے - کہ میں عبد ہوں اور کوئی چیز میری اپنی نہیں - بلکہ میرے آقا کی ہے - یہاں تک کہ میری جان اور اولاد بھی -

تو جب وہ روزہ کے ذریعہ یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے - کہ اپنی جان اور اولاد کو خدا کے لئے دینے پر تیار ہے - تو یہ اس کے حق میں اس بات کی شہادت ہوتی ہے - کہ الٰہی امانت کو پوری طرح واپس کرنے والا ہے - کیونکہ جان اور اولاد کے دینے پر تیار پایا گیا ہے - سو اگر خداوند تعالیٰ اس کو وہ موقعہ دیتا جس میں ان دونوں کے صرف کرنیکا ارشاد ہوتا تو یہ ضرور صرف کر دیتا -

## عاشقانہ رنگ

دوسرا رنگ عاشقانہ ہے - جس کا اعلیٰ نمونہ حج ہے - کیونکہ انسان کو جب معلوم ہوتا ہے - کہ حجاز کی فلاں سنگلاخ زمین پر ایک محبوب حقیقی کے عاشق زار پر فقیرانہ لباس میں بیابان پیمائی کرتے ہوئے محبوب کا جمال و جلال ظاہر ہوا - اور اس نے اس کی دائمی رضاء اور خوشنودی کا پروانہ وہاں حاصل کیا - تو اس کو بھی اپنی صبح امید وہاں پر طلوع ہوتی دکھائی دیتی ہے - تب وہ فقیرانہ حالت میں وہاں حاضر ہوتا ہے - اور ان تمام سامانوں کو خدا کے لئے اس واقعہ کی یادگار میں چھوڑ دیتا ہے - جو حضرت ہاجرہ پر اپنے شیرخوار بچہ کے ساتھ اس جنگل میں گذرا تھا - حضرت ابراہیم ان کو چھوڑنے آئے تو انھوں نے دریافت کیا آپ خود چھوڑ چلے ہیں یا خدا کے حکم سے - حضرت ابراہیم نے فرمایا - خدا کے حکم سے - تو ہاجرہ نے کہا کہ تب کوئی مضائقہ نہیں - وہ ضرور ہماری حفاظت فرمائیگا - اور ہمیں ضائع نہیں ہونے دیگا - تو خدا نے حضرت ہاجرہ کے اس فعل کو پسند فرمایا - اور یادگار کے طور پر اس کو ہمیشہ کے لئے اسلام میں جاری کر دیا -

جب خدا نے حضرت ہاجرہ کے اس فعل کو پسند فرمایا تو امید کرنا چاہیئے - کہ جو شخص اخلاص سے حج کرے گا - اس کے فعل کو بھی خدا تعالےٰ ضرور پسند فرمائیگا -

## روزہ رکھنے والے کی خوشی

آپ جانتے ہیں - کہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جب اس کو کوئی خوشی حاصل ہو تو طرح طرح کی اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے - کبھی دوستوں کو دعوتیں دیتا ہے کبھی کچھ اور مثلاً کسی کو خطاب ملے تو تار پر تار اپنے تعلق والوں کو دیتا ہے - تاکہ وہ خوش ہوں اور اس کو مبارکبادیں - اور چونکہ ماہ رمضان کے روزے عبودیت کا اعلیٰ امتحان ہیں اور مؤمن ان کو ادا کرکے اس عبودیت کے اعلیٰ امتحان میں پاس ہوتا ہے تو اس اعلیٰ کامیابی پر اسکو بے انتہا خوشی حاصل ہوتی ہے - کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کہا جاتا ہے - کہ یہ ہمارا غلام اور عبد ہے - اسپر جو خوشی ہونی چاہئے ایسی اور کوئی خوشی نہیں ہو سکتی - کسی شخص کو اگر شہنشاہ معظم اپنا ملازم قرار دیں اور اس پر اظہار خوشنودی فرمائیں - تو اس کے لئے کس قدر فخر اور مباہات اور خوشی کا مقام ہوتا ہے - جس کو تمام جہانوں کا بادشاہ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ اپنا ملازم

نہیں بلکہ عید قرار دے۔ اور اس پر خوش ہو اور اس کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہے۔

## اسلامی اجتماعوں کی غرض

خدا کے ہر ایک کام میں بہت بہت حکمتیں اور مصلحتیں ہوتی ہیں جیسی کہ اس کی بنائی ہوئی ہر چیز میں بیسیوں فوائد ہوتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ نے جو پانچوں نمازوں میں ایک دن میں پانچ دفعہ محلہ وار اجتماع کا حکم دیا ہے۔ اور پھر جمعہ کے دن نماز جمعہ میں شہر اور اس کے مضافات کے ہفتہ وار اجتماع کا اور پھر عیدین میں سال میں دو دفعہ ان کے اجتماع کا اور پھر حج میں ساری روئے زمین کے مسلمانوں کے اجتماع کا۔ یعنی جو وہاں جانے کی طاقت رکھتا ہو وہ عمر بھر میں ایک دفعہ ضرور مجمع حج میں شریک ہو جائے۔ تو ان اجتماعوں میں بہت بہت حکمتیں ہیں۔ ایک طرف اگر ان سے تعارف اور تعاون اور اتحاد ملی پیدا ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف سب میں ایک حالت متوسط پیدا ہوتی ہے۔ جو خیر الامور اوسطہا کے مطابق طرفین سے بہتر ہوتی ہے۔ مثلاً ایک امیر زیب و زینت میں حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف ایک غریب ان کے ترک کرنے میں رہبانیت اور وحشت تک پہنچا ہوا ہے۔ تو اس میل جول کا اثر یہ ہوگا کہ دونوں اپنی حد سے ہٹکر درمیان میں آ جائینگے۔ اسی طرح یہ سب اجتماع اس بڑے اور نہایت خطرناک اجتماع کے نمونے اور اسباب اور یاد دہندہ ہیں۔ جو کہ قیامت کے دن ہوگا جس میں ساری نسل انسانی جمع ہوگی۔ پس جنہوں نے اس سے پہلے نیکی اور تقوی اختیار کیا۔ اور اپنی حالت کو درست کیا ہوگا ان پر خدا کے فضلوں کی بارش ہوگی۔ اور ان کو وہ خوشی حاصل ہوگی جو کہ ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علےٰ قلب بشر کی مصداق ہوگی پر جنہوں نے بدی کمائی اور تقوی اختیار نہ کیا۔ اور اپنی حالت کو اس سے پہلے درست نہیں کیا ہوگا ان کے لئے طرح طرح کے دکھ اور عذاب تیار ہونگے۔ اور بجز رونے اور چیخنے اور بے وقت پشیمان ہونے کے کچھ نہ ہوگا۔ اسیطرح ان تمام اجتماعوں میں بھی یہی حالت پیش آتی ہے۔ اور یہ اس لئے ہے تاکہ اس بڑے اجتماع کا نقشہ سامنے آ جائے۔ اور جو حالت اس وقت پیش آنی ہے۔ اس کا ابھی سے اندازہ کر کے اصلاح کر لے مثلاً آج عید کا دن ہے۔ جو کہ اجتماعات ملیہ میں سے ایک اجتماع کا دن ہے۔ جن لوگوں نے رمضان میں عبودیت کا اظہار کیا اور خدا تعالےٰ سے سرٹیفکیٹ حاصل کیا ان کے لئے تو یہ عید واقعی طور پر خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے رمضان کو یونہی کھو دیا ان کو وعظ کیا گیا۔ ان کو رمضان کی عظمت سمجھائی گئی مگر انھوں نے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ راتوں کو آرام سے سوئے۔ اور دن کو شربت کے گلاس پیئے۔ اور عبودیت کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کیا یا محض دھوکہ سے ظاہرداری کے لئے صرف مولویوں کے فتوے سے بری الذمہ ہوگئے ان کے لئے یہ عید کا دن نہیں بلکہ ماتم کا دن ہے۔ ایسے شخص کی اگر اولاد مر جاتی۔ اور اس کا گھر جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتا تو اس کے لئے اتنا خطرناک نہیں جتنا کہ یہ خطرناک ہے کہ خدا کے احکام کو اس نے دیدہ و دانستہ پس پشت ڈالا۔ پس ایک طرف ان لوگوں کے لئے جنہوں نے عبادت کی۔ خدا کی خوشنودی حاصل کی آج خوشی کا دن ہے۔ اور دوسری طرف جنہوں نے خدا کو ناراض کیا ان کے لئے ماتم کا دن ہے ایسا ہی قیامت کے دن ہوگا۔ کہ جنہوں نے خدا کی خوشنودی حاصل کی ہوگی۔ وہ خوش ہونگے پر دوسروں کے لئے ماتم ہوگا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں:۔ "ایہہ جہان مٹھا تے اگلا کس نے ڈٹھا" لیکن آگے چل کر کھل جائیگا

## عیدین کا فلسفہ

علاوہ ان مشترکہ حکمتوں کے جو ان اجتماعات ملیہ میں ہیں خاص خاص حکمتیں بھی ان میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے عید الفطر کی نسبت بیان کیا ہے۔ کہ یہ عبودیت کے بڑے امتحان میں پاس ہونے اور اس احکم الحاکمین کے لئے عبد اور غلام ثابت ہو جانیکی خوشی کے اظہار کا اجتماع ہے۔ اور جیسا کہ عید اضحیٰ کی حکمت کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ کہ قرب الٰہی حاصل کرنے کی دو لائنیں ہیں۔ ایک عبودیت کی۔ دوم عاشقانہ فدائیت کی۔ تو جس طرح روزہ عبودیت کی لائن میں اعلیٰ ہے۔ اسی طرح عاشقانہ فدائیت کی لائن میں حج اعلیٰ ہے۔ تو جس طرح عبودیت کے اعلیٰ امتحان یعنی رمضان کے روزوں کے بعد کامیابی کی اعلیٰ ترین خوشی کے اظہار کے لئے عید الفطر کا دن شارع نے مقرر فرما دیا ہے۔ اسی طرح عاشقانہ فدائیت کے اعلیٰ امتحان یعنی حج کے بعد کامیابیوں کی خوشی کے اظہار کے لئے عید اضحیٰ کا دن مقرر فرمایا ہے۔ اور ان دونوں عیدوں کا یہ فلسفہ میرا اپنا ایجاد کردہ نہیں۔ بلکہ قرآن مجید نے خود اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ عید الفطر کی نسبت بتاتا ہوں کہ جو آیات میں نے پڑھی تھیں ان میں رمضان کے روزے اور مسافر اور مریض کی تخفیف بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ ولتکبروا اللّٰہ علےٰ ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون یعنی رمضان کے روزوں کے بعد تکبیریں کہو۔ عید کی نماز پڑھو اور خطبہ میں اس کی بڑائی بیان کرو۔ یعنی عبودیت ثابت ہونے کے بعد اس کے نعرے لگاؤ۔ کہ ہمارا آقا اور مالک سب سے بڑا ہے۔ اور ہر رنگ میں بڑا ہے۔ اور یہ شکریہ کے طور پر کرو کہ اس شہنشاہ اعظم نے تم کو اپنی غلامی کے لئے منظور فرمایا ہے۔

اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کے احکام پر چلنے والے ہوں۔ اس دفعہ تو رمضان چلا گیا۔ آئندہ رمضان میں اس کے حکم پر عمل کریں مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ سے اپنی عبودیت

کا سرٹیفکٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ جن لوگوں نے روزے رکھے ہیں۔ ان کے لئے بڑے شکر کا مقام ہے اور یہ عید واقعی ان کے لئے عید ہے۔ اور جنہوں نے ماہ رمضان کو یونہی گذار دیا اُن کے لئے عید کا دن نہیں ماتم کا دن ہے۔ وہ اپنی بدقسمتی پر جتنا روئیں کم ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جن کو یہ موقع ملا ہے۔ اور اس میں انھوں نے اپنی عبودیت کی شہادت پیش کی پھر موقعہ دے کہ اپنی اس شہادت کی تجدید کریں۔ اور جن کو موقعہ تو ملا مگر انھوں نے شہادت مہیا نہیں کی ان کو پھر موقعہ دے۔ تاکہ وہ شہادت مہیا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق خیر دے۔ آمین

## "کانپور گزٹ" کی گالیاں

"درثمین" کے ان اشعار کے متعلق جن کے خلاف آریہ اخبارات شور مچا رہے ہیں۔ ہم متعدد بار ایسا اصولی جواب دے چکے ہیں۔ کہ اگر ان میں ذرا بھی معقول پسندی کا مادہ ہوتا۔ تو یا تو خاموش ہو جاتے۔ یا ہم سے اس اصل کے مطابق فیصلہ کر لیتے لیکن افسوس کہ تا حال ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کی طرف بھی نہیں آئے۔ اور نہ آنے کی کوئی اُمید بندھتی ہے۔ پنجاب کے آریہ اخبارات کی طرف سے ہمارے بار بار یہ لکھنے پر کہ

"اگر آریہ صاحبان یہ ثابت کر دیں۔ کہ "درثمین" میں آریہ مذہب کے متعلق جو کچھ نظم کیا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ اور ہم احمدیہ جماعت کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ ان باتوں کو ہماری کتابوں سے نکال کر پیش کریں تو ہم ہر وقت اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

صدائے برنخواست کا معاملہ ہوا۔ اور صوبجات متحدہ کے آریہ اخبار "کانپور گزٹ" نے جب آریہ اخبارات سے پیچھے اگر سخت کلامی کے ذریعہ آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اور "درثمین" کے خلاف آواز اُٹھائی تو ہم نے اس کے سامنے بھی یہی بات پیش کی۔ اور لکھ دیا کہ

"ہم دیکھیں گے کہ "کانپور گزٹ" بھی دیگر آریہ اخبارات کی طرح اس معاملہ میں چُپ ہی سادھتا ہے۔ یا کسی فیصلہ کی طرف آتا ہے۔"

مگر باوجود ہمارے اس قدر غیرت دلانے۔ اور پر زور الفاظ میں بلانے کے "کانپور گزٹ" نے بھی پنجابی آریہ اخبارات کی پیروی کرنے میں ہی سلامتی سمجھی ہے۔ اور اس کے متعلق ایک لفظ لکھنے کی بھی جرأت نہیں کی۔ ہاں۔ ایک بات میں وہ سب سے بڑھ گیا ہے۔ جو کہ بدزبانی اور درشت کلامی ہے چنانچہ چند ہی سطروں میں جو ہمارے متعلق اس نے لکھی ہیں۔ جس قدر درفشانی کی گئی ہے۔ اسے ہم ایڈیٹر صاحب "کانپور گزٹ" کے شریفانہ اخلاق کا اندازہ لگانے کے لئے پیش کرتے ہیں آپ الفضل کے متعلق فرماتے ہیں:۔

بغض و حسد کے پتلے مرزائی اخبار نے جب میدان میں کھڑے رہنے کی اپنے اندر طاقت نہ دیکھی۔ تو راہ فرار اختیار کی اور ایسے اوچھے اور کمینہ ہتھیاروں پر اُتر آیا ہے۔ جن کے استعمال سے ایک غیر جانبدار اور انصاف پسند آدمی فوراً سمجھ جائیگا۔ کہ الفضل کی اخلاقی موت ہو گئی یہ اخبار ناہنجار جہاں "ستیارتھ پرکاش" کو ضبط کرانے کا گورنمنٹ پنجاب کو مشورہ دے رہا ہے۔ وہاں اس نے "کانپور گزٹ" کے خلاف نوٹس لینے کا گورنمنٹ پنجاب کو مشورہ دیا ہے۔"

"اگر میاں الفضل میں شرافت انصاف اور سچائی کا کچھ بھی مادہ موجود ہے۔ تو اس کو اب غار ندامت میں منہ چھپا لینا چاہیئے۔ اور آئندہ کے لئے اپنے کسی ہمعصر کے خلاف ایسے اوچھے اور کمینے ہتھیار استعمال نہ کرنا چاہئیں۔"

یہ ہیں۔ ان لوگوں کے اخلاق اور تہذیب۔ جو "درثمین" کے ان اشعار کو جن کی صداقت کا ہم کئی بار ثبوت دے چکے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ مفصل طور پر دینے کے لئے ہر وقت طیار ہیں۔ جو لکھتے لکھتے بے حال ہو گئے ہیں۔ کہ یہ گندہ اور تہذیب سے گرا ہوا لٹریچر پیش کرتے ہیں۔ اگر تہذیب اسی کا نام ہے۔ جس کا نمونہ اوپر پیش کیا گیا ہے۔ تو آج ہی سے ہم اعتراف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ واقعی "درثمین" کا لٹریچر تہذیب کے اس پایہ سے ضرور گرا ہوا ہے۔ اور اگر یہ نہیں تو پہلے دیگر اخبارات کو عموماً۔ اور "کانپور گزٹ" کو خصوصاً "تہذیب" اور اخلاق کی صحیح تعریف سیکھ لینا چاہئے۔ اور پھر "درثمین" کے لٹریچر کو اس پر پرکھنا چاہیئے۔ ہاں اگر ان کے نزدیک وہی تعریف صحیح ہے۔ جس کی وہ اپنے عمل سے تصدیق کر رہے ہیں۔ تو پھر "درثمین" کو پایہ تہذیب سے گرا ہوا لٹریچر پیش کرنے والی کہنے پر ہم انھیں معذور سمجھتے ہیں۔

کانپور گزٹ کے ہمیں اس قدر جلی کٹی باتیں سنانے اور ایسے مہذبانہ الفاظ استعمال کرنے کی کیا وجہ ہے؟ یہ کہ ہم نے اس کے ان نامناسب الفاظ کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی۔ جو اس نے گورنمنٹ پنجاب کے خلاف لکھے تھے۔ لیکن ہم بڑے ادب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کسی امر کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلانا ایسا ہی فعل ہے۔ جس کی پاداش میں ایڈیٹر صاحب "کانپور گزٹ" کی سرکار سے اتنے اتنے بڑے خطاب عطا کئے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ اپنے آپ کو بھی "درثمین" کو ضبط کرانے کے لئے گورنمنٹ کے آگے گڑگڑانے کے باعث ان خطابات کا اولین مستحق سمجھتے ہیں۔ اور اس کے بعد دیگر آریہ اخبارات کو قرار دیتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں۔ اگر کہیں کہ "درثمین" تو ایک کتاب ہے۔ اور کتاب کے

خلاف گورنمنٹ کو توجہ دلانا ان خطابات کے پانے کا اہل نہیں ثابت کرتا۔ لیکن جو کسی اخبار کے خلاف ایسا کرے۔ اس کے گلے میں ان پوتر شبدوں کی مالا ڈالی جاتی ہے۔ تو گویہ نہایت بیہودہ بات ہے۔ تاہم ہم اس عذر کو قبول کرتے ہوئے دریافت کریں گے کہ کیا ایڈیٹر صاحب "کانپور گزٹ" انھیں شریفانہ الفاظ سے ایسے آریہ اخبارات کو مخاطب کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں الفضل کی ضبطی کی تحریک کی ہے۔ اور اس تحریک کے الفاظ ان کی نظر سے گذرے ہونگے۔ اگر حافظہ سے اتر گئے ہوں۔ تو ذیل میں ملاحظہ فرمالیں "آریہ پتر کا" نے ۲۲۔ جولائی کے پرچہ میں لکھا۔

"حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی
خدمت میں جو کہ ایک انصاف مجسم
اور عادل حاکم ہیں۔ اور جنہوں نے
کو پنجاب کو فتنہ و فساد کی آلائش سے
بالکل پاک و صاف کر دیا ہے نہایت
ادب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ
الفضل کی اس شر انگیز تحریر کو ملاحظہ
فرمائیں اور لاکھوں آریہ سماجی جن کا
دل کہ اس نے زخمی کیا ہے۔ ان کے
جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کو
ضبط فرما کر مشکور فرمائیں۔"

پھر اسی اخبار نے ۲۷۔ جولائی کے پرچہ میں لکھا کہ
"امید ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب الفضل کی فرقہ
انگیز اور دلآزار تحریروں کا ضرور نوٹس لیگی۔
اور ہماری درخواست پر کامل توجہ
فرمائیگی"

اسی طرح "آریہ گزٹ" نے کئی بار الفضل کے خلاف اسی قسم کے الفاظ لکھے۔ اب اس بات کو قطع نظر کرکے کہ آیا جس وجہ کی بنا پر ہم نے "کانپور گزٹ" کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلائی تھی۔ وہ معقول ہے۔ یا آریوں کی۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ جو فعل ہم نے کیا ہے۔ وہی "آریہ گزٹ" اور "آریہ پتر کا" کر چکا ہے۔ اس لئے "کانپور گزٹ" کو چاہئے تھا۔ کہ ہمارے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرنے سے پہلے ان کو ان سے مخاطب فرماتا۔ لیکن اگر پہلے نہیں۔ تو کیا اب اس کے لئے تیار ہوگا۔ اگر نہیں تو کیوں۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ "درثمین" کے متعلق جو بات ہم نے پیش کی تھی اس کا کوئی جواب نہ بن پڑنے کی وجہ سے "کانپور گزٹ" نے ہمیں اس لئے بے نقط سنانی شروع کر دی ہیں۔ تاکہ اس کے گندے اور ناپاک الفاظ سے مشتعل ہوکر ہم بھی درشت کلامی پر اتر آئیں۔ اور اس طرح "درثمین" کے متعلق اصولی بحث تُو تُو مَیں مَیں کے پردہ میں دب کر رہجائے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ سارے پرچہ میں شروع سے لیکر اخیر تک بھی ہمارے متعلق گالیاں ہی گالیاں بھر دے تو بھی ہم اس کی گالیوں کے جواب میں کچھ نہ کہیں گے۔ کیونکہ ہم اس برگزیدہ خدا کے پیرو ہیں۔ جس نے اسی ایسے درشت کلام لوگوں کے متعلق فرمایا ہے ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس ہم بھی اس موقعہ پر غیظ کو ضبط کرکے رحم سے کام لیتے ہیں۔ اور "کانپور گزٹ" کو مکرر توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ گالیوں کے سوا بھی کچھ جانتا ہے۔ تو متانت اور سنجیدگی کی طرف آئے۔ اور جہاں اس اصل کے مطابق "درثمین" کے اشعار کے متعلق فیصلہ کرے جو ہم نے پیش کیا ہے۔ وہاں ان اعتراضات کا بھی جواب دے۔ جو ہماری طرف سے "ستیارتھ پرکاش" پر کئے گئے ہیں۔ اور جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اس میں نہایت زور کے ساتھ گورنمنٹ کے خلاف غیر وفادارانہ تعلیم دیگئی ہے۔ ورنہ یہ لکھدینا کہ "اخبار الفضل میدان سے بھاگ گیا" اس نے "راہ فرار اختیار کی" کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ گالیوں کی بھرمار خود فیصلہ کر رہی ہے [illegible]

# فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۸ء سے شروع ہوا ہے۔ مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہئے بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہوسکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انھیں کا یہ نمبر شمار ہے

(ایڈیٹر)

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۸ء

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۱۰۸۹ | رانجھے خاں صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۱۰۹۰ | مولوی ابو محمد محفوظ الحق صاحب | بدایوں |
| ۱۰۹۱ | خواجہ سید مدثر حسین صاحب | مرشدآباد |
| ۱۰۹۲ | سید نور شاہ صاحب | کشمیر |
| ۱۰۹۳ | اروڑا صاحب | ضلع شاہپور |
| ۱۰۹۴ | شیخ احمد صاحب | گلبرگہ |
| ۱۰۹۵ | اہلیہ منشی بذل الرحمن | ڈھاکہ |
| ۱۰۹۶ | شیخ بوٹا صاحب | ضلع گورداسپورہ |
| ۱۰۹۷ | غلام نبی صاحب | " سیالکوٹ |
| ۱۰۹۸ | اہلیہ صاحبہ حکیم مرزا فیض احمد صاحب | لاہور |
| ۱۰۹۹ | عاصمہ صاحبہ | مالابار |
| ۱۱۰۰ | حمید صاحب | " |
| ۱۱۰۱ | سید حسین صاحب | میسور |
| ۱۱۰۲ | میر یوسف صاحب | " |
| ۱۱۰۳ | حکیم سید حافظ عبد الرحمن صاحب | " |
| ۱۱۰۴ | عبد اللہ صاحب | امرتسر |
| ۱۱۰۵ | جمعدار بدر الدین صاحب | ضلع گوجرانوالہ |
| ۱۱۰۶ | مستری محمد حسین صاحب | " " |
| ۱۱۰۷ | محمد شفیع صاحب | " شاہپور |

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۱۱۰۸ | حکیم مولوی محمدجی صاحب | ضلع ہزارہ |
| ۱۱۰۹ | محمد سلیمان صاحب | " کیمل پور |
| ۱۱۱۰ | ہمشیرہ صاحبہ بابو محمد فاضل صاحب | " فیروزپور |
| ۱۱۱۱ | عزیز احمد صاحب | " رجولی |
| ۱۱۱۲ | منشی محمد امیر علی صاحب | " راولپنڈی |
| ۱۱۱۳ | محمد یوسف صاحب | " ہوشیارپور |
| ۱۱۱۴ | فضل احمد صاحب | " گجرات |
| ۱۱۱۵ | محمد خورشید صاحب | " گورداسپور |
| ۱۱۱۶ | محمد لطیف صاحب | " " |
| ۱۱۱۷ | غلام حسین صاحب | " " |
| ۱۱۱۸ | محمد عبد اللہ خانصاحب | بمبئی |
| ۱۱۱۹ | امام علی صاحب | ضلع لائل پور |
| ۱۱۲۰ | اہلیہ میاں اللہ دتہ صاحب | " ملتان |
| ۱۱۲۱ | دسوندھی صاحب | پٹیالہ |
| ۱۱۲۲ | اہلیہ ظہور احمد صاحب | " |
| ۱۱۲۳ | علی محمد صاحب | " |
| ۱۱۲۴ | والدہ علی محمد صاحب | " |
| ۱۱۲۵ | میر حکیم اللہ صاحب | میسور |
| ۱۱۲۶ | اللہ دیا صاحب | ضلع کرنال |
| ۱۱۲۷ | قاسم علی صاحب | " " |
| ۱۱۲۸ | مساۃ جیون خاتون صاحبہ | " ملتان |
| ۱۱۲۹ | منظر حسین صاحب | " کرنال |
| ۱۱۳۰ | ابو طاہر محمود احمد صاحب | کلکتہ |
| ۱۱۳۱ | مستری نور محمد صاحب | ضلع جھنگ |
| ۱۱۳۲ | پیر محمد صاحب | " گلبرگہ |
| ۱۱۳۳ | غلام محمد صاحب | " ملتان |
| ۱۱۳۴ | گلزار محمد صاحب | " " |
| ۱۱۳۵ | فضل احمد صاحب | " " |
| ۱۱۳۶ | قاسم علی صاحب | پشاور |
| ۱۱۳۷ | رحمت اللہ صاحب | " |
| ۱۱۳۸ | بالے خاں صاحب | محبوب نگر |
| ۱۱۳۹ | گھسیٹا صاحب | ضلع جالندھر |
| ۱۱۴۰ | اہلیہ صاحبہ گھسیٹا صاحب | " " |
| ۱۱۴۱ | سہنگا صاحب | " " |

## اشتہارات

### ضرورت نکاح

ایک ککے زئی بیوہ لڑکی کے لئے جس کی عمر سولہ سال ہو رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا نوجوان دیندار بارونگا اور صاحب حیثیت ہو۔ تمام خط و کتابت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کے ساتھ ہو۔

---

### ضرورت ملازمین

ایک لائق باورچی ایک مددگار باورچی ایک مددگار نان پز اور ایک سقہ کی ضرورت ہے درخواستیں بہت جلد بیت المال قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت باورچی کو گیارہ روپے تک مددگار باورچی اور مددگار نان پز کو چھ چھ روپے تک اور سقہ کو پانچ روپے تک اور بعض صورتوں میں سات روپے تک دیجائیگی۔ کھانا سب کو ساتھ دیا جائیگا احمدی امیدواران کو ترجیح دیجائیگی (محمد اسمٰعیل احمدی افسر صیغہ بیت المال قادیان)

---

### ایک احمدی معلم کی ضرورت

مکرمی جناب حافظ سید محمد عبد المجید صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ کمرشیل ہاؤس منصوری کو احمدی بچوں کے پڑھانے کے لئے ایک ایسے احمدی معلم کی ضرورت ہے جو دینی تعلیم دے سکیں اور ساتھ تبلیغ وغیرہ کا کام بھی کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ دس روپے ماہوار علاوہ خوراک اور جائے رہائش کے دیں گے۔ جو صاحب چاہیں حافظ صاحب موصوف کو براہ راست اطلاع دیں۔

---

### ذخیرہ اسلام

نبیوں کی پہچان کے ۲۰ نشان قرآن کریم سے نوشتہ حضرت خلیفہ اول

حربہ احمدیہ غیر احمدیوں پر ۵۵ لاجواب سوال ۔ مرزا مہدی بروزن مرزا صاحبان ۔ جھوک مہدی والی سفیدیا کاغذ طبع جدید ۔ قول فیصل پیغامیوں کے تنازعہ فیہ مسائل کا فیصلہ ۔ کسر صلیب جس میں پادریوں پر ۲۱ زبردست سوال لاجواب ۔ مقبولیت دعا جس کے ۸۶ گر قرآن و حدیث سے ۔ ملنے کا پتہ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان



### حضرت مسیح موعود کی نظم متعلقہ موجودہ مقابلات

کی اشاعت کے متعلق افسوس ہے کہ احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ پانچ چھ لاکھ جماعت کو ایک لاکھ ٹریکٹ کی اشاعت کچھ مشکل نہیں۔ بھر فی سینکڑہ اور ۵ روپیہ فی ہزار قیمت ہے۔ آجکل ہی اسکی اشاعت کی زیادہ ضرورت ہے۔ احباب کی مزید توجہ کا منتظر ہوں

**پیغام امام** حضرت مسیح موعود نے یہ تقریر لدھیانہ میں ۱۹۰۵ء میں فرمائی۔ تبلیغی لحاظ سے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ تھوڑی تعداد چھپوائی گئی ہے قیمت ۳/

میں اپنے منتظر اور بیقرار احباب کی تسلی کیلئے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حمائل شریف مترجم معہ حوالجات قرآنی و کتب حضرت مسیح موعود و انڈکس مضامین قرآنی وغیرہ کی طبع کا کام نہایت مستعدی سے ہو رہا ہے۔ جو عنقریب ہی انشاء اللہ پایہ تکمیل کو پہنچ جاویگا۔ احباب خریداری کے متعلق جلد درخواستیں بھیجیں قیمت ہے

خاکسار فخر الدین ملتانی۔ مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان پنجاب

---

### ضرورت ہے ۲/۳

ایک ہوشیار حساب کتاب لکھنے کے ماہر زمینداری کے کاموں اور انتظاموں سے خوب واقف دیانتدار امین احمدی منشی کی۔ تنخواہ و دیگر مفاد حسب لیاقت و کارگذاری۔ درخواست بنام منشی عبد الحی سنوری احمدی مختار عام جناب شہزادہ سلطان صالح محمد خان صاحب (جاگیردار) لاہور بنگلہ ایوب شاہ آنی چاہئیں

# ہنگامۂ یورپ

## دشمن کا مدافعانہ نظام

لنڈن ۱۲- اگست رائٹر کا خاص نامہ نگار امریکن مستقر سے دوشنبہ کی شام کو حسب ذیل تار دیتا ہے:-

ظاہر ہے۔ کہ غنیم کا یہ ارادہ ہے۔ کہ اسے دریائے ویسل سے پرے ہٹانے کی جو کوشش اتحادیوں کی طرف سے عمل میں لائی جائے۔ اس کے لئے ہمیں کافی خمیازہ بھگتنے پر مجبور کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنے مدافعانہ نظام کی تکمیل کر لی ہے۔ اور اب وہ اپنی کثیر جمعیتوں کو دریائے این کے پاس سے لاکر ہم پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس محاذ پر اس کے نہایت کثیر التعداد ہوائی جہاز موجود ہیں۔ جس سے گمان ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ کسی اور مقام پر زیادہ مصروف نہیں تو یہاں کسی قسم کا جوابی حملہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس سے قدرتاً ہماری ہوائی دیکھ بھال کی مشکلات میں عظیم اضافہ ہو گیا ہے

## شدید جوابی حملوں کا ارادہ

لنڈن ۱۱- اگست ۔ لی جرنل رنمطراز ہے کہ حلا ہے کہ ہوائی جہازوں کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ غنیم کی زبردست جمعیتیں ڈبل مارچ کر کے کیمبرے۔ پیرون اور سینٹ کوئینٹن کی طرف سے آرہی ہیں۔ بظاہر غنیم رائے کو بچانے کی غرض سے جس کی تسخیر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔ شدید جوابی حملہ کرنیکا ارادہ رکھتا ہے۔

## نہایت شدید جوابی حملے

لنڈن ۱۱- اگست ۔ دریائے سوم کے جنوب میں جنگی حالت مستحکم کیجا رہی ہے۔ ہم نے گذشتہ بارہ گھنٹے کے اندر کوئی پیشقدمی نہیں کی لیکن بعض اوقات مقامات پر کسی قدر پیچھے ہٹے ہیں۔ کیونکہ یہاں نہایت شدید جنگ وقوع میں آئی ہے۔ اور بظاہر سامان کو بچانے کی غرض سے غنیم اپنی مستحفظ سپاہ آگے لاکر نہایت شدید جوابی حملے کر رہا ہے۔ مزید جنوب کی طرف فرانسیسیوں نے خفیف پیش قدمی کی ہے۔ آخری علاقہ بیانات کے مطابق اب تک ۲۸ ہزار قیدی اور ساڑھے چار سو توپیں ہمارے ہاتھ آئیں۔

## فرانسیسی سپاہ کی پیش قدمی

فرانس کی تیسری فوج لاسینی کے نوح کی سطح مرتفع پر کل صبح سے اس علاقہ میں تین اور پانچ میل کے درمیان پیش قدمی کی ہے۔ امید کیجاتی ہے۔ کہ غنیم۔ پیرون۔ ہیسیل۔ نائین کی نہر کی طرف بہت جلد پسپا ہو جائیگا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اسکی مستحفظ سپاہ ۲۰ ڈویژن سے زیادہ نہیں۔

## فرانسیسیوں کی مسلسل پیشقدمی

لنڈن ۱۲- اگست۔ نصف شب گذشتہ کی فرانسیسی اطلاع مظہر ہے۔ کہ غنیم کی مقاومت کے باوجود آج دریائے اویر کے جنوب میں ہم نے دو مقامات پر قبضہ کر لیا۔ اور آرمن کورٹ ٹلولائے کی لائن تک ہم نے دو کیلو میٹر ترقی کی۔ مزید جنوب کی طرف ہم لابریر پر قبضہ کر کے آگے بڑھ گئے۔ دریائے میٹز اور آئن کے مابین ہم نے مزید پیشقدمی کی اور چادن کورٹ کے شمال میں ہم بچ موزٹ اور کیمبرون پر قابض ہیں

## لیہونز پر شدید جنگ

لنڈن ۱۱- اگست۔ نصف شب برطانیہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ غنیم کی مستحفظ سپاہ کے تازہ دم ڈویژنوں نے آج صبح ہمارے لیہونز کے مورچوں اور اس مقام کے شمال اور جنوب کی طرف پر زور حملہ کیا مگر تمام حملے شدید جنگ کے بعد پسپا کر دیئے گئے۔

## ہوائی جدوجہد

۱۰- اگست لنڈن۔ ایک اطالوی بحری کمیونیک مظہر ہے کہ انگریزی اور اطالوی ہوائی جدوجہد جنکا سلسلہ ۸- اگست سے جاری ہے

# ہندوستان کی خبریں

## ظفر علی خانصاحب کی حیدر آباد سے واپسی

۱۲- اگست ۔ اخبار آفتاب لاہور میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ظفر علی خانصاحب کے متعلق مختلف خبریں مشہور ہیں۔

(۱) مثلاً یہ کہ انھوں نے ملازمت نظام سے استعفا دیدیا ہے (۲) حیدر آباد کا اخبار صحیفہ راوی ہے۔ کہ وہ اپنے وطن کرم آباد میں ترجمہ کا کام کریں گے۔ اور ان کو علاوہ سو اسو روپیہ سابقہ پنشن کے موجودہ تنخواہ پانصد بھی ملتی رہیگی۔ (۳) ایڈیٹر صاحب آفتاب کو جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انھیں وہاں سے خارج کر دیا گیا ہے دیکھئے حقیقت کیا ظاہر ہوتی ہے۔

## مقدمہ قتل

عدالت سشن لکھنؤ میں ایک نوجوان بنگالی گریجوایٹ کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ اس نے اپنے ایک انارکسٹ ساتھی دیانکنداؤ کو قتل کر دیا۔

## ایک لیڈی کا قاتل

سشن جج لکھنؤ کی عدالت میں ایک شخص عبدالرحیم کے خلاف اس الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ اس نے اپنی مالکہ مس گریہم لیڈی ڈاکٹر کو قتل کر دیا۔ اس کا فیصلہ ۸- اگست کو سنا دیا گیا۔ کہ ملزم کو پھانسی کی سزا دیجاتی ہے

## ہند میں غلہ کی گرانی

ہندوستان میں گندم کا نرخ چڑھ رہا ہے۔ حال کے نرخ حسب ذیل ہیں۔ کانپور ۷½ سیر دہلی ۸ سیر جبلپور ۷½ سیر۔ میرٹھ آٹھ سیر لاہور ۸ سیر لائلپور ۹ سیر یہ نرخ ۳- اگست سے لیکر ۶- اگست تک کے ہیں۔

## دائیوں کے لئے بورڈ

پنجاب میں دائیوں کا ایک مرکزی بورڈ قائم ہوا ہے۔ جس میں ہر طبقہ کی دائیوں کے نام رجسٹر کئے جائینگے۔

## صوبجات متحدہ کے کمشنروں کی کانفرنس

صوبجات متحدہ کے کمشنروں کی کانفرنس کا اجلاس نینی تال میں ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کو منعقد ہوگا

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا